(عقیدہ کورس)

تیسرا حصہ

تیرا دھیان رکھنا ہے

نگہت ہاشمی

النور پبلیکیشنز

(عقیدہ کورس)

تیسرا حصہ

تیرا دھیان رکھنا ہے

نگہت ہاشمی

النور پبلیکیشنز

نام کتاب	:	تیرا دھیان رکھنا ہے (عقیدہ کورس) تیسرا حصہ
مصنفہ	:	نگہت ہاشمی
طبع اول	:	دسمبر 2017ء
تعداد	:	1200
ناشر	:	النور انٹرنیشنل
لاہور	:	102-H گلبرگ III، نزد فردوس مارکیٹ، لاہور
فون نمبر	:	0336-4033045, 042-35881169, 042-35851301
کراچی	:	گراؤنڈ فلور کراچی بیچ ریزیڈنسی نزد بلاول ہاؤس، کلفٹن بلاک II، کراچی
فون نمبر	:	0336-4033034، 021-35292341-42
فیصل آباد	:	121-A فیصل ٹاؤن، ویسٹ کینال روڈ، فیصل آباد
فون نمبر	:	03364033050، 041-8759191
ای میل	:	sales@alnoorpk.com
ویب سائٹ	:	www.alnoorpk.com
فیس بک	:	Nighat Hashmi, Alnoor International

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہم نے پچھلے موضوعات میں دیکھا کہ عقیدہ کی زندگی میں کیا اہمیت ہے؟ اور اسی حوالے سے دیکھا کہ ایمان ہماری زندگی کا کتنا گہرا اور اہم تجربہ ہے۔

ایمان محض لفظوں کا زبان سے نکل جانا، صرف زبان سے اقرار نہیں ہے۔ ایمان دراصل ان چھ حقائق یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات، فرشتوں، کتابوں، رسولوں، آخرت کے دن اور تقدیر جیسے حقائق کو سمجھنے اور دل سے ان پر یقین کرنے کا نام ہے۔ دراصل "ایمان کا عمل" سب سے زیادہ انسان کے قلب و ذہن سے تعلق رکھتا ہے۔ جب تک ان حقائق کی انسان کو سمجھ نہیں آتی، اس وقت تک انسان دل سے یقین نہیں کر پاتا، صرف لفظی اظہار رہ جاتا ہے۔ اب چاہے معاملہ اللہ تعالیٰ کی ذات کا ہو یا رسولوں کا، کتابوں کا ہو یا فرشتوں کا، آخرت کا ہو یا تقدیر کا، ہر ایک کو اچھے طریقے سے سمجھنا بہت ضروری ہے۔ اس کے لیے منطقی استدلال (Logical Reasoning) کی بہت ضرورت ہے اور آج کے دور میں سب سے زیادہ کام اس پر ہی کیا گیا کہ لوگوں کا اللہ تعالیٰ کی ذات سے رشتہ ٹوٹ جائے، اور ہماری نسلیں اس کا شکار ہو گئیں۔ مسلمانوں کے بچے بڑی تعداد میں ملحد (Athiest) ہو گئے۔ دنیا میں انسانوں کی بڑی تعداد اللہ تعالیٰ کی ذات کی منکر ہو گئی۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی ذات، اس کی صفات کو سمجھا نہیں ہے۔ اصلاً سوسائٹی میں والدین بھی ذمہ دار ہیں۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

كُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، فَالْإِمَامُ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ فِي أَهْلِهِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالْمَرْأَةُ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا رَاعِيَةٌ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا، وَالْخَادِمُ فِي مَالِ سَيِّدِهِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ ."قَالَ: فَسَمِعْتُ هَؤُلَاءِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَحْسِبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: وَالرَّجُلُ فِي

مَالِ أَبِيهِ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ

''ہر آدمی حاکم ہے اور اس سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال ہوگا۔ امام حاکم ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔ مرد اپنے گھر کے معاملات کا افسر ہے اور اس سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال ہوگا۔ عورت اپنے شوہر کے گھر کی افسر ہے اور اس سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال ہوگا۔ خادم اپنے آقا (سید) کے مال کا محافظ ہے اور اس سے اس کے بارے میں سوال ہوگا۔'' انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے یہ باتیں سنی ہیں اور مجھے خیال ہے کہ آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ مرد اپنے باپ کے مال کا محافظ ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔ غرض تم میں سے ہر فرد حاکم ہے اور سب سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔ (بخاری:2558)

تعلیمی ادارے بھی اور اس لحاظ سے امت مسلمہ کا ہر فرد ذمہ دار ہے۔ اس کی ذمہ داری میں جتنے افراد ہیں ان کے بارے میں اس سے جواب دہی ہوگی۔

ایمان کیا ہے؟

ایمان کا معاملہ بہت اہمیت کا حامل ہے۔ اس لیے یہ سمجھنا بہت ضروری ہے کہ ایمان دراصل کیا ہے؟ امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں باب باندھا ہے:

الایمان ھو القول والعمل

''ایمان قول بھی ہے اور عمل بھی۔''

یعنی ایمان کا معاملہ زبان کا بھی ہے اور دل کا بھی۔ عمل سب سے پہلے قلب کا ہے، پھر اعضاء کا عمل ہے۔ اعضاء میں زبان بھی شامل ہے اور باقی اعضاء بھی۔

ایمان محض ایک کیفیت نہیں ہے۔ ایمان قول بھی ہے اور عمل بھی۔ اگر ہم اللہ تعالیٰ کی

ذات کی بات کریں تو اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان کیا ہے؟ دراصل اللہ تعالیٰ کی ذات پر یقین اور یہ یقین اس وقت تک نہیں آتا جب تک کہ اس کی صفات کا علم نہ ہو اور صفات کی سمجھ نہ آئے۔

ایمان دراصل دنیا میں رہتے ہوئے، اسی زندگی میں معمول کے سب کام کرتے ہوئے ہر معاملے میں، ہر لمحے اللہ تعالیٰ تک پہنچتا ہے۔ یعنی بندۂ مومن اپنی زندگی میں جس وقت بھی کوئی کام کرتا ہے، وہ نظر اٹھاتا ہے یا جھکاتا ہے، وہ کچھ سنتا ہے یا بولنا چاہتا ہے یا کچھ سوچنا چاہتا ہے تو اس کے دل میں پہلی بات اگر یہ آنا شروع ہو گئی کہ اللہ تعالیٰ کو کیا پسند ہے اور کیا ناپسند ہے تو سمجھ لیں کہ ایمان اپنا کام کر رہا ہے۔ یعنی ایمان قول کے ساتھ عمل بھی ہے۔ اگر کسی کے ذہن میں کچھ بھی کرتے ہوئے یہ بات کبھی آتی ہی نہیں کہ اللہ تعالیٰ کو یہ پسند آئے گا یا یہ ناپسند ہو گا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ایمان اس کے لیے محض لفظوں کا معاملہ ہے زندگی کا نہیں کیونکہ ایمان کا معاملہ سیدھا سیدھا یقین کا معاملہ ہے اور یقین کا تعلق انسان کے دل کے ساتھ ہے۔ الحمدللہ

جب انسان دنیا میں مشغول ہوتا ہے تو اس کی زندگی میں خلا پیدا ہو جاتا ہے۔ عجیب بات ہے۔ آپ اسے محسوس کرتے ہوں گے۔ جتنا اللہ تعالیٰ کی ذات کے ساتھ تعلق بڑھتا ہے اتنا جلدی انسان کو خلا محسوس ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ جیسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی ﷺ کے پاس آتے اور اس کا اظہار کرتے۔: جیسے سیدنا حنظلہ رضی اللہ عنہ کا واقعہ آپ کو یاد ہو گا کہ وہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور انہیں کہا کہ حنظلہ منافق ہو گیا۔ انہوں نے پوچھا کہ کیا ہوا؟ انہوں نے کہا کہ جب میں اللہ کے رسول ﷺ کی مجلس میں ہوتا ہوں تو میری کیفیت فرق ہوتی ہے لیکن جب میں گھر جاتا ہوں اپنے بیوی بچوں کے درمیان، اپنے کاروبار میں میری کیفیت فرق ہو جاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ میرے ساتھ بھی ہے۔

اب دونوں ہی رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں آئے۔ آپ ﷺ نے آنے کا مقصد

پوچھا تو سیدنا حنظلہ رضی اللہ عنہ نے یہی بات کہی کہ حنظلہ منافق ہوگیا۔ انہیں اپنی ذات میں نفاق محسوس ہوا کیونکہ انہوں نے محسوس کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں جو ایمانی کیفیت ہوتی ہے وہ عمل کی دنیا میں جاتے ہوئے نہیں رہتی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے حنظلہ! ایک گھڑی کی بات ہے یعنی ایک گھڑی اللہ تعالیٰ کی یاد کی ہوتی ہے اور دوسری گھڑی غفلت کی ہوتی ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر ہر وقت تمہاری وہی کیفیت رہے جو اس مجلس میں ہوتی ہے تو فرشتے تمہارے بستر پر تم سے مصافحہ کریں۔ (مسلم:9666) یعنی آپ ایمان کے اس درجے پر پہنچ جاؤ جیسے فرشتوں کا ایمان ہے کہ وہ نافرمانی نہیں کرتے۔

اس دنیا میں انسان کو اپنے اندر مشغول کر لینے کی بہت صلاحیت ہے۔ انسان جب مشغول ہوتا ہے تو اس کے اندر خلا پیدا ہو جاتا ہے۔ اس خلا کو اللہ تعالیٰ کی یاد کے سوا کوئی چیز پُر نہیں کر سکتی۔ اس کے لیے انسان کو ذکر کی، اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق (Connectivity) کے لیے دعا کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ جو انسان اپنی اس کیفیت کو سمجھ جاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے پھر لوٹ آتا ہے۔ آپ ﷺ اس مقصد کے لیے استغفار بھی کرتے تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ ہم گنتے رہتے تھے، آپ ﷺ ایک مجلس میں بعض اوقات ستر دفعہ، بعض اوقات سو دفعہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے تھے، استغفار کرتے تھے۔ استغفار بھی بنیادی طور پر اللہ تعالیٰ کی یاد ہے۔

انسان کے اندر جب ایسی کیفیت پیدا ہو جائے تو وہ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتا ہے۔ کبھی اس کی تسبیح بیان کرتا ہے، کبھی اس کی حمد بیان کرتا ہے، کبھی زبان سے "لا الہ الا اللہ" کا اظہار کرتا ہے۔ جب رب العزت کے سامنے اپنی کیفیت کو رکھتا ہے تو اس کے اندر کا خلا پُر ہونا شروع ہو جاتا ہے۔

کتنے ہی لوگ کہتے ہیں ہمارے اندر بہت گھبراہٹ آتی ہے۔ یہ گھبراہٹ اس وجہ سے آتی ہے کہ اس تعلق میں کمی محسوس ہوتی ہے۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لیے کتنی چیزیں ایجاد

کی گئیں۔لوگوں سے کہا گیا کہ موسیقی روح کی غذا ہے۔موسیقی آپ کے لیے مددگار رہوگی۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ انسان کے لیے تفریح (Entertainment) بھی مددگار ہوتی ہے۔کچھ کھالیں، باہر چلے جائیں،تفریح کرلیں،دوستوں کے ساتھ گپ شپ لگالیں۔

آپ تفریح کے بنیادی روٹ کو دیکھیں گے ''فرح'' خوشی۔پھر خوشی کہاں حاصل کر رہے ہیں؟رب کے تعلق میں تو ایسا نہیں ہے۔پھر کہیں اور۔۔۔؟سوچیں تو میری خوشی رب کی خوشی میں ہے یا رب کو بھلانے میں؟

انسان کو اللہ تعالیٰ نے ایسا نہیں بنایا کہ وہ کسی بھی جگہ پر جا کر مستقل خوش رہ سکے۔اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ کہیں باہر نہ جائے، کچھ اچھا کھائے پیئے نہیں یا خوبصورتیوں سے لطف اندوز نہ ہو۔اللہ رب العزت نے اس کے لیے کتنے طریقے ہمیں سکھائے ہیں جیسے ہم نے پہلا طریقہ ذکر کا دیکھا، دعا کا دیکھا اسی طرح سے جو چیز انسان کو بہت زیادہ فائدہ دیتی ہے وہ ہے ''ترتیل''۔ذوقِ جمالیات کی تسکین بھی ہے کیونکہ یہ صوتی حسن ہے۔آواز کا حسن انسان کو متاثر کرتا ہے اور انسان کے لیے تدبر اور تفکر کے لیے سب سے پیارا طریقہ بھی ہے۔انسان غور وفکر کرنے کے قابل ہوتا ہے۔خوبصورت آواز کی وجہ سے اس کو اللہ تعالیٰ کی باتیں گہرائی کے ساتھ سمجھ آتی ہیں۔یہ اللہ تعالیٰ پر ایمان کے لیول کو بڑھانے والی چیز بھی ہے اور تلاوت بھی۔پھر آپ دیکھئے جیسے نماز ہے، جیسے صدقہ کرنا ہے، جیسے روزہ رکھنا ہے۔جو عبادات ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور زیادہ بہتر تعلق پیدا کر دیتی ہیں۔الحمد للہ

اسی طرح سے آپ دیکھئے کہ جب اللہ تعالیٰ پر ایمان ہے تو ایمان کا لازمی تقاضا محبت ہے۔جیسے قرآن حکیم میں آتا ہے:

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ (البقرۃ:165)

''جو لوگ ایمان لائے وہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں شدید ہوتے ہیں۔''

اللہ تعالیٰ کے ساتھ شدت کی محبت رکھنے والے کس طرح سے زبان سے بھی اظہار

کرتے ہیں اور اس محبت کے لیے کوئی نہ کوئی نذرانہ بھی پیش کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کی محبت کے لیے جو لوگ کوشش (Effort) کرتے ہیں وہ سب سے بڑا کام کرتے ہیں، لوگوں کو اس محبت کی دعوت دیتے ہیں۔

دعوت الی اللہ

اللہ تعالیٰ سے محبت کی دعوت ہے۔

اللہ تعالیٰ سے امید باندھنے کی دعوت ہے۔

آپ جتنی بھی عبادات کریں گے اس کا رزلٹ کیا نکلے گا؟۔۔حب الٰہی یعنی اللہ تعالیٰ کی محبت۔

جتنی اچھی عبادت ہوگی اتنا زیادہ خوف، خشیت، تقوی اور تعلق بڑھے گا ،اور زیادہ آپ امید باندھیں گے، اور زیادہ اس کی ذات پر اعتماد کریں گے ،اور زیادہ توکل کریں گے۔یہ دل کی عبادات ہیں اور ان سے انسان زندگی سیکھتا ہے۔

اللہ تعالیٰ پر ایمان کے ساتھ زندگی میں جو سب سے بڑی تبدیلی آتی ہے وہ عبادت کا حسن ہے، اخلاص ہے اور اس کی دلیل بخاری کی حدیث نمبر 50 ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں تشریف فرما تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا۔اس نے جو سوالات کیے ان میں سے ایک سوال عبادت کے حسن، اس میں اخلاص کے بارے میں تھا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: احسان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرو گویا کہ تم اسے دیکھ رہے ہو۔اگر یہ درجہ حاصل نہ ہو تو پھر یہ تو سمجھو کہ وہ تم کو دیکھ رہا ہے۔

جب آپ تصور (Imagine) کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ میرے سامنے ہے اور آپ اسے دیکھنا شروع ہو گئے ہیں حالانکہ اس کی شکل تو نہیں دکھائی دیتی لیکن تصورات (Imaginations) میں آپ پہنچتے ہیں اور آپ یہ محسوس کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے

سامنے کھڑی ہوں۔ اس درجے کو ''مشاہدہ'' کہتے ہیں۔ دوسرا درجہ ''مراقبے'' کا ہے، اللہ تعالیٰ کی نگرانی کا شعور کہ اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے۔ جب آپ دیکھتے ہیں تو آپ کے دل کے اندر محبت بھی پیدا ہوتی ہے اور خوف بھی۔ مراقبے کی وجہ سے خوف زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ انسان کے دل کے اندر خشیت پیدا ہوتی ہے۔ یہی چیزیں انسان کی عبادت کو بدل دیتی ہیں۔

دراصل اللہ تعالیٰ پر ایمان مجرد چیز نہیں ہے کہ آپ نے ایک دفعہ کہہ دیا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ یہ زندہ ایمان نہیں ہے، محض الفاظ ہیں۔ جیسا کہ اقبال نے کہا:

ے　لغت غریب جب تک تیرا دل نہ دے گواہی

اجنبی زبان کے الفاظ ہیں کہ جب تک آپ کا دل گواہی نہیں دیتا اور دل کی گواہی کے لیے اللہ تعالیٰ کی صفات کا علم ضروری ہے۔ جب آپ اتنا زیادہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے ساتھ متعلق ہوجاتے ہیں کہ آپ کا دل گواہی دے دیتا ہے، پھر زبان بھی گواہی دیتی ہے اور دعوت الی اللہ کا کام شروع ہوجاتا ہے۔ یہی دعوت الی اللہ کا کام ہے شہادت دینا، گواہی دینا کہ

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بڑا نہیں۔

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی کسی کی ساری باتیں نہیں سن سکتا۔

وہ سنتا ہے اور جواب دیتا ہے۔

وہی رزق دیتا ہے۔

وہی شفا دیتا ہے۔

وہی سب کا سہارا ہے۔

وہی انسان کے لیے مددگار ہے۔

یہ گواہی ہر موقع پر دینے کی ضرورت ہے اور آپ جانتے ہیں اس امت کا نام پہلی کتابوں میں کیا آیا؟ حَمَّادُوْن...... ”اللہ تعالیٰ کی سب سے زیادہ حمد کرنے والی۔“ مومن تو ہر وقت گواہی دیتا ہے الحمدللہ کہہ کر کہ تمام تعریف، شکر اللہ تعالیٰ کی ذات کے لیے ہے۔

اسی طرح سے آپ دیکھئے کہ جو انسان اللہ تعالیٰ کی صفات پر غور کرتا ہے تو اسے محسوس ہوتا ہے کہ کمال اس کی ذات کے سوا کسی کے پاس نہیں کہ ہر صفت کمال پر پہنچی ہوئی ہے۔ اور جو انسان اللہ تعالیٰ کی صفات پر غور و فکر کرتا ہے اسے اللہ تعالیٰ کے جلال کا تجربہ بھی ہوتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی ذات کو پہچانتا ہے اسے محبت کا نذرانہ پیش کرتا ہے تو یہ عمل ثابت کرتا ہے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے جلال اور کمال کا تجربہ کر لیا ہے۔ ایمان دراصل تجربات ہیں اور مومن ایمانی تجربات کرتا ہے۔

آپ کی نظر جب کچھ دیکھتی ہے تو ایمانی تجربے کا آغاز ہو سکتا ہے۔ آپ جب کچھ سنتے ہیں تو ایمانی تجربے کا آغاز ہو سکتا ہے۔ آپ جب کچھ سوچتے ہیں تو ایمانی تجربے کا آغاز ہو سکتا ہے، لیکن کب؟۔۔۔ آپ کی نظر جس چیز پر پڑتی ہے وہاں اللہ تعالیٰ کی کسی نشانی کو لے آئیں۔ کسی چیز کا رنگ آپ کے لیے محض رنگ نہ رہ جائے، کسی چیز کی خوشبو صرف اس پھول کی خوشبو نہ رہ جائے یا پھل کی خوشبو نہ رہ جائے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی ذات کی نشانی بن جائے۔ آپ جب کائنات پر نظر ڈالیں تو کائنات جتنی وسعت والی ہے انسان کے دل کو ہیبت زدہ کر دیتی ہے۔ حیرت زدہ رہ جاتا ہے انسان اتنی وسعتوں کو دیکھ کر۔ محض حیرت نہ رہ جائے۔ ان وسعتوں سے اللہ تعالیٰ کے الواسع ہونے کو جب انسان سمجھتا ہے، پا لیتا ہے تو اس کی زندگی بدل جاتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ سے کم تر کسی چیز پر انسان راضی نہیں ہوتا۔ کوئی چیز اس کو مطمئن بھی نہیں کر سکتی۔

حقیقت یہ ہے کہ مشینی مناظر سے انسان یاد آتا ہے اور قدرتی مناظر سے اللہ تعالیٰ

یاد آتا ہے تو اللہ تعالیٰ کو اس کی نشانیوں میں پہچانیں اور جیسے قرآن حکیم میں آتا ہے اور مجھے بہت پیاری لگتی ہے سورۃ الروم کی آیت نمبر 21 اگرچہ اس کے اردگرد بھی ایسی آیات ہیں جو اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کا اظہار کرتی ہیں۔

وَمِنْ اٰیٰتِہٖٓ اَنْ خَلَقَ لَکُمْ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْکُنُوْٓا اِلَیْھَا وَجَعَلَ بَیْنَکُمْ مَّوَدَّۃً وَّرَحْمَۃً ط اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ

''اور اُس کی نشانیوں میں سے ہے کہ اُس نے تمہارے لیے تمہاری جنس ہی سے بیویاں پیدا کیں تا کہ تم اُن سے سکون حاصل کر سکو۔ اور اُس نے تمہارے درمیان محبت اور شفقت پیدا کی۔ یقیناً اس میں اُن لوگوں کے لیے نشانیاں ہیں جو غور و فکر کرتے ہیں۔''

جو اللہ تعالیٰ کا دوست ہے، اللہ والا ہے، وہ اس محبت میں اور اس رحمت میں بھی اللہ تعالیٰ کو دیکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں (Signs) ہیں لیکن اگر آپ یہ دیکھنا چاہیں اللہ تعالیٰ کے نشانیاں (Signs) کے حوالے سے کہ رشتۂ نکاح کے موقع پر کتنے لوگ ہوتے ہیں جنہیں اللہ یاد رہتا ہے؟ بہت کم کیونکہ ہمارے یہاں اس طرف توجہ نہیں دلائی جاتی کہ یہ اللہ تعالیٰ کے Signs ہیں، اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی نشانیاں دیکھنا چاہیں تو سمندروں کی پشت پر چلنے والے جہازوں کو دیکھیں۔ وہ سمندر جہاں سوئی تو ڈوب جائے، اسی Material کی بنی ہوئی ہے جس کے جہاز بنتے ہیں اور پورا جہاز ایک جگہ سے دوسری جگہ سفر کر جائے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی کتنی بڑی نشانی ہے۔ پانیوں کے اندر اللہ تعالیٰ نے کتنا شعور رکھا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ کس چیز کو ڈبونا ہے اور کس چیز کو تیرانا ہے۔ پانی خود کچھ نہیں ہے۔ پانی کے اندر شعور اس قانون کی وجہ سے ہے جو اللہ تعالیٰ نے رکھا۔ اصل قوت تو قانون بنانے والے کی ہے۔ یوں جو اللہ تعالیٰ کے Signs کو دیکھتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ تک پہنچ جاتے ہیں۔ یہی اللہ تعالیٰ کی ذات پر حقیقی ایمان

ہے، اس پر عقیدہ رکھنا ہے۔

دراصل عقیدہ کیا ہے؟

دل کے اندر ہر وقت اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق کی Knots لگنا۔

''عقد'' گرہ کو کہتے ہیں۔ عقیدہ دراصل اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق کا مضبوط سے مضبوط تر ہونا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق کا اظہار ہماری عبادات میں بھی ہوتا ہے اور ہمارے معاملات میں بھی ہوتا ہے۔ دیکھیں جس کا عقیدہ تقلیدی ہوگا تو اس کی وجہ سے پہلے قدم پر ہی معاملات میں خرابی سامنے آجائے گی کیونکہ لا الہ الا اللہ کو زندگی میں جگہ نہیں دی۔ پھر جب لوگوں کے درمیان رہے تو اپنی ذات کے حوالے سے رہے۔ اپنی ذات کے حوالے (Reference) سے آپ جب کسی چیز کو دیکھتے ہیں تو آپ کا ردعمل (Reaction) مختلف ہوتا ہے کیونکہ آپ کی زندگی اس وقت اگر اللہ تعالیٰ سے متعلق ہو تو آپ کا رویہ متعین ہو جاتا ہے اور اگر اللہ تعالیٰ کی ذات کے ساتھ تعلق نہیں ہے، بے تعلقی ہے، تب بھی رویہ متعین ہو جاتا ہے۔

مثال کے طور پر آپ کسی کے پاس ملاقات کے لیے گئے ہیں اور اس نے آپ کے آباء کو برا بھلا کہنا شروع کر دیا اور آپ پر تنقید شروع کر دی تو آپ کو حیرت ہوگی، غصہ بھی آئے گا اور ہو سکتا ہے کہ آپ غصے میں پاؤں پٹختے ہوئے آجائیں یا کچھ کہہ کر آجائیں۔ جب ردعمل کا اظہار ہوتا ہے، اس سے پتہ لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر دل کے اندر یقین نہیں ہے۔ یہ ایمان کا اظہار تھوڑی ہو رہا ہے۔ یہ تو ''انا'' پر ایمان کا اظہار ہو رہا ہے کہ میں ہوں اور میرے اندر بھی اپنی ذات کا تحفظ باقی ہے۔ ذات کے تحفظ کی اسلام اجازت دیتا ہے لیکن بدگوئی پر زبان کھولنا اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے۔ اگر کسی پر ظلم ہو تو وہ اتنا بدلہ لے سکتا ہے لیکن معاف کر دے تو معافی اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔

ہم یہ دیکھ رہے تھے کہ قدرتی مناظر اللہ تعالیٰ کی صفات کا آئینہ ہیں اور قدرتی مناظر

کے توسط سے الحمدللہ انسان اللہ تعالیٰ کی ذات کا تعلق سیکھتا ہے۔مثال کے طور پر سورج سراپا نور ہونے کا اعلان کر رہا ہے کہ اس کے اندر بہت روشنی ہے، بڑی Capactiy ہے، بڑا Potential ہے، پوری زمین کو وہ روشن کر سکتا ہے لیکن روشنی اسی کو ملے گی جو اس کے سامنے آئے گا اور پھر سورج کی روشنی میں کبھی تعطل بھی واقع نہیں ہوتا۔سورج چمکتا ہے اور روشنی آتی رہتی ہے اور آپ دیکھیں کہ بادل اگر درمیان میں آجائیں، نیچے والے علاقوں میں بادلوں کی وجہ سے سایہ آجاتا ہے لیکن بادلوں کے اوپر روشنی رہتی ہے یعنی سورج کی روشنی ختم نہیں ہوتی۔ہاں زمین کے اس حصے کے اور سورج کے درمیان جو چیز آگئی اس کی وجہ سے روشنی کے راستے میں ایک رکاوٹ آجاتی ہے۔اللہ تعالیٰ کی یہ نشانیاں اس کی قدرت کا اظہار ہیں۔

وہ نشانیاں اظہار تو کر رہی ہیں لیکن جو شخص ان نشانیوں کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی قدرت کو پہچان لیتا ہے وہ ان نشانیوں کے توسط سے اللہ تعالیٰ تک پہنچ جاتا ہے۔یہ ایمان ہے۔ایمان کی وجہ سے انسان ساقط وجامد نہیں رہتا۔اس کی سوچ Travel کرتی رہتی ہے،اس کا شعور اس کو ہر وقت اللہ تعالیٰ کی ذات تک پہنچنے کے لیے مدد دینے کے قابل ہوتا ہے لیکن انسان اپنی زندگی میں کب تک یہ کام کرتا ہے؟

عقیدہ دراصل ایک Subject نہیں ہے۔عقیدہ دراصل کچھ الفاظ نہیں ہیں جن کو انسان دہرا لے۔عقیدہ دراصل انسان کے لیے ایک لائحہ عمل فراہم کرتا ہے کہ اسے سوچنا کیسے ہے؟ اسے کیا بولنا ہے اور کیا نہیں بولنا؟ اسے کیسے اپنی زندگی میں اللہ تعالیٰ کی پسند اور ناپسند کا خیال رکھنا ہے؟ اور کیسے اسے اپنے طرز عمل میں تبدیلی لانے کے لیے ہر وقت اللہ تعالیٰ کی طرف دیکھنا ہے؟ وہ جیسے کسی نے کہا:

گفتگو کسی سے ہو تیرا دھیان رہتا ہے
ٹوٹ ٹوٹ جاتا ہے سلسلہ تکلم کا

بس آپ یوں سمجھ لیں کہ عقیدہ دراصل اللہ تعالیٰ کا دھیان رکھنا ہے۔زندگی میں اللہ تعالیٰ کا جس کو ہر لمحے دھیان رہے اور دھیان رکھنے کی بات آپ اچھے طریقے سے سمجھ سکتے ہیں ایک ماں سے۔چھوٹے بچے کی ماں ہے تو اسے ہر وقت اپنے بچے کا دھیان رہتا ہے۔کہیں وہ اٹھ نہ گیا ہو، اس کو بھوک نہ لگی ہو، گیلا نہ ہو گیا ہو، گر نہ جائے، ہر وقت دھیان رہتا ہے۔ماں اپنے چھوٹے بچے کو چھوڑ کر ادھر ادھر ہونا نہیں چاہتی یہ تعلق ہے۔ستر ماؤں سے بڑھ کر جو ہم سے محبت کرنے والا ہے، اس کی ذات سے ہمارا تعلق ہے لیکن دھیان ہم نے رکھنا ہے۔وہ تو دھیان رکھتا ہی ہے، وہ رزق بھی دیتا ہے، وہ زندگی کے لیے سب چیزیں فراہم کرتا ہے لیکن ہم سے یہ چاہتا ہے کہ ہم ہر سوچ کا رخ اس کی طرف موڑ دیں اور اپنی زندگی کے ہر کام کو اس کے نام سے شروع کریں اور اسی کے نام پر ختم کر دیں اور ہمارا دھیان اسی میں لگا رہے۔

بس آپ یوں سمجھ لیں ایمان دراصل دل کے یقین کا نام ہے اور یقین دھیان کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔جو چیز دیکھیں اسی کا خیال آئے۔کوئی خوب صورت چیز دیکھی، خوب صورت منظر دیکھا تو

فَتَبٰرَکَ اللّٰہُ اَحۡسَنُ الۡخٰلِقِیۡنَ (المومنون:14)

''بڑا برکت والا ہے اللہ تعالیٰ سب پیدا کرنے والوں سے اچھا پیدا کرنے والا۔''

''تبارک اللہ'' کون کہے گا؟

وہ جس کے دل کے اندر یقین ہے، جس کو اللہ تعالیٰ کا دھیان رہتا ہے۔

اور جس کو دھیان نہیں رہتا وہ کیا کرتا ہے؟ ہا! ہو! ہائے! کیا بات ہے! ٹھیک ہے بات ہو گئی، اب آگے کیا ہے؟ کیا منظر ہے! ہاں ٹھیک ہے آپ منظر تک تو پہنچے لیکن منظر بنانے والے کی طرف پہنچے ہی نہیں۔آپ کا عقیدہ آپ کو ہر جگہ Connect کرتا رہتا ہے۔ہر جگہ Connectivity، گرہ لگاتے رہیں۔جس عمل میں گرہ نہیں لگی اس کا مطلب یہ ہے

کہ وہ عمل ضائع چلا گیا۔ ہر عمل دھیان چاہتا ہے اللہ تعالیٰ کے لیے۔

اللہ تعالیٰ کے لیے کوئی عمل تب ہوگا جب آپ سوچیں گے۔ اس عمل کے لیے آپ اپنے رب کی قدرت کو پائیں گے۔ آپ اس کی پسند ناپسند کا دھیان رکھیں گے تو آپ کا عمل بدلے گا۔ اسی طرح سے اگر دیکھنے والی نظر ایمانی نظر ہو تو اسے ہر چیز میں اللہ رب العزت کا جلوہ نظر آتا ہے اور اگر وہ ایمانی نظر نہ ہو تو۔۔۔۔۔۔

اب یہ آپ کا کام ہے۔ آپ اپنا Analysis کریں Daily Basis پر کہ آج کے دن میری نظر جہاں جہاں اٹھی کہاں پر اللہ تعالیٰ کی ذات کی نشانی لے کر آئی اور اس موقع پر کیا طرز عمل تھا؟ بات نظر کی ہو یا احساس کی ہو، آپ کی نظر جو کچھ لے کر آتی ہے دل میں وہ بات جگہ پکڑتی ہے۔ جیسے کسی نے کہا ناں کہ

؎ نظر پاک ہے تیری تو دل بھی پاک ہے تیرا
حق نے دل کو کیا ہے نظر کا پیرو

آپ دیکھیں کہ کتنی نظریں ہیں کتنی ہی چیزوں پہ لوگ ڈالتے ہیں اور وہ نظر کچھ بھی لے کر نہیں آتی۔ خالی خالی نظریں ایمان سے خالی ہیں ناں۔ رب کے تعلق کو، اس کی قدرت کو لے کر نہیں آتیں۔ اب دل کیوں خالی ہوتا ہے؟ اس لئے کہ نظر خالی تھی۔ دل نے وہی کام کرنا ہے جو نظر کرے گی۔ آپ کی نظر ایمان والی ہونی چاہیے۔

نظر کا بہت گہرا تعلق ہے کیونکہ آپ کی نظر اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کو دیکھے گی تو دل کے اندر ایمان آئے گا اور اگر نظر کچھ اور لے کر آتی ہے تو دل کے اندر بھی ایمان نہیں آئے گا۔ جس کے دل کے اندر ایمان ہوتا ہے اس کی زندگی بڑی پرلطف ہو جاتی ہے کیونکہ اس کی نظر اٹھے گی تو اللہ تعالیٰ کا تعلق لے کر آئے گی۔ وہ کچھ سنے گا تو اس کا دھیان اللہ تعالیٰ کی طرف جائے گا۔ وہ کچھ سوچے گا تو اس کی سوچ اللہ تعالیٰ کی طرف چلی جائے گی۔ یہ محبت کا معاملہ عجیب ہے۔

آپ دنیا میں کسی انسان سے محبت کرنے والے کو دیکھیں تو اس کی زندگی میں وقت کے ساتھ ساتھ وہ محبت جنون میں بدلتی چلی جاتی ہے۔ عام طور پر لوگ کہتے ہیں ناں کہ فلاں کو جنون ہوگیا۔ ہاں ایسا ہوتا ہے، یہ محبت کے میدان ہیں، آٹھ منازل ہیں محبت کی اور اس میں انسان کو جنون بھی ہو جاتا ہے۔ جنون کہتے ہیں پوشیدہ بیماری کو، یہ بیماری کیا ہے؟ محبت کرنے والا اگر دیکھتا ہے، سنتا ہے، سوچتا ہے تو صرف اپنے محبوب کو، ہر وقت وہ اسی کے دھیان میں لگا رہتا ہے۔ آپ ماں کی محبت کی مثال دیکھ لیں۔ آپ انسانوں کی دوسری محبت کی مثال دیکھیں۔ محبت ہے ہی ایسی چیز۔ اللہ تعالیٰ پہ ایمان کا لازمی تقاضا اللہ تعالیٰ سے شدید محبت ہے۔ یہ محبت اللہ تعالیٰ کی نشانوں کو دیکھ دیکھ کر بڑھتی چلی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کو سوچنے سے، ہر چیز پہ غور وفکر کرنے سے اس کی زندگی میں رنگ بھرنے شروع ہو جاتے ہیں کیونکہ تعلق اپنا رنگ دکھاتا ہے۔ زندگی پر لطف ہوتی چلی جاتی ہے۔ ایمان زندگی کا بہت پر لطف تجربہ بن جاتا ہے۔ آپ اگر دیکھیں گے تو آپ کو یہ تجربات بہت اچھے لگیں گے۔

جیسے آپ دیکھئے غور کرنے کا ایک انداز ہے۔ مثال کے طور پر آپ مٹی کو دیکھتے ہیں اور مٹی میں لگے ہوئے درخت یا پودے دیکھتے ہیں۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ وہ سب بھی مٹی ہی ہے؟ کبھی آپ نے دیکھا وہ گندم جو ہم کھاتے ہیں لیکن کبھی آپ نوالہ چباتے ہوئے یہ تصور کر کے دیکھیں اور یہ سوچ کر دیکھیں کہ میرے رب نے میرے لئے مٹی کو کس Form میں بدل دیا کہ اب مجھے اس کا ذائقہ محسوس ہوتا ہے تو آپ کی زبان سے بے ساختہ کیا نکلے گا؟ الحمدللہ! پھر آپ دیکھیں جیسے درختوں پہ پھل لگتے ہیں۔ مثال کے طور پہ جیسے آم ہیں، مالٹے ہیں، انسان حیران رہ جاتا ہے کہ مٹی میں بیج بویا تھا، اس سے پودا نکلا، ہرے ہرے پتے اور مالٹے اورنج کلر کے۔ رس بھی زمین کا ہے، ذائقہ بھی، خوشبو بھی۔ کیسے کیسے رنگ اللہ رب العزت نے مٹی سے نکالے ہیں! کیسے کیسے ذائقے! آپ کے لئے کسی پھل کو دیکھنا ایمانی تجربہ بن جائے گا۔

آپ کسی پھل کو چھوٹا چھوٹا دیکھیں جیسے پہلے جس گھر میں میں رہتی تھی وہاں میرے کمرے سے باہر آم کا درخت لگا ہوا تھا اور میں بہت Enjoy کرتی تھی۔ میں کھڑکی سے باہر جب دیکھتی تھی پہلے پھل بور لگتا تھا، پھر بور سے چھوٹے چھوٹے آم۔ پھر میں اللہ تعالیٰ سے باتیں کرتی تھی کہ یا اللہ تیری محبت کیسی ہے، تیری رحمت کیسی ہے کہ تو مٹی سے کس طرح اپنی نشانیاں دکھاتا ہے۔ بور سے چھوٹے چھوٹے آموں تک، پھر آم آہستہ آہستہ بڑھتا گیا۔ سائز بڑھتا تھا تو بہت ہی اچھا لگتا تھا۔ پھر وہ بڑا آم بن گیا۔ یا اللہ تو مٹی کو کیسا رنگ دیتا ہے اور کیسا ذائقہ دیتا ہے اور ہمارے لئے قوت والا بنا دیتا ہے۔ پھر ہمارے لئے ذائقے بھی دیتا ہے۔ پھر ہمارے لئے خوبصورت پیکنگ میں بھیج دیتا ہے۔ ہر چیز کی پیکنگ کتنی Different ہے! آپ کسی Sweet Dish کو پیک کر کے دیکھئے۔ آپ کیلا کھاتے ہوئے سوچئے کہ اگر ہمیں کوئی Sweet Dish ایسی پیک کرنی پڑے تو کتنی دیر تک پیک ہو سکتی ہے۔ ایسا Cover لا سکتے ہیں؟ Soft، نازک لیکن پورے طریقے سے محفوظ کرنے والا۔ آپ کو ہر چیز دیکھ کر رب کی قدرت اور رب کی محبت پر بہت پیار آئے گا۔ یہ ایمانی تجربات ہیں۔ سوچنے کا انداز بدلنے کی ضرورت ہے۔ پھر آپ کے پاس فرصت نہیں رہے گی جس کی وجہ سے شیطان آپ کو Reaction لگانا چاہتا ہے کیونکہ آپ کی زندگی میں کرنے والے کام ہی بہت سارے ہیں اور یہ غور و فکر کرنا یہ دل کی عبادت ہے (الحمدللہ)

یہ عقیدہ ہے، ایمان جو انسان کی زندگی کو بدل کر رکھ دیتا ہے۔ اصل چیز ہماری زندگی میں اللہ تعالیٰ کی ذات کا تعلق ہے۔ وہ باقی اور ہم فانی۔ کتنا پیارا راستہ ہے کہ فانی انسان باقی ذات کے ساتھ تعلق رکھ لے تو اس تعلق میں جو کام وہ اس کے کہنے پہ کرتا ہے اس کے بارے میں وہ کہتا ہے

وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ (الکھف:46)

''باقی رہنے والی نیکیاں''

تمہاری زندگی فنا ہونے والی ہے لیکن تمہارے نیک اعمال باقی رہنے والے ہیں۔
اللہ تعالیٰ کی ذات سے ہمارے کام امر ہو جاتے ہیں (الحمدللہ) اور ہماری وہ بیکار سی زندگی اور اسTime Span میں دیکھیں تو تھوڑا سا وقت ہے زندگی کا، اس مختصر سے وقت کو کارآمد بنا دینے والی چیز اللہ تعالیٰ کی ذات کا تعلق ہے، اس کی ذات پہ ایمان ہے۔ ایمان کے رنگ کتنے پر رونق ہیں اور ایمان کی وجہ سے زندگی کتنی پر لطف ہو جاتی ہے کیونکہ زندگی میں ہر وقت نئے تجربات ہوتے رہتے ہیں۔ محبت میں جو تجربات ہوتے ہیں وہ کتنا گہرا اثر چھوڑ جاتے ہیں الحمد للہ۔ یہی چیز انسان کی یادیں(Memories) بن جاتی ہیں، یادیں۔ تعلق میں یادیں ہوتی ہیں ناں کہ آپ جس وقت جو سوچتے ہیں وہ سوچ ساری زندگی کے لئے آپ کی Memory میں آجاتی ہے جس کی وجہ سے دوسری سوچیں جنم لیتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے تعلق کی یادوں(Memories) کو ضرور دیکھئے گا آج رات کہ آپ کی یادوں میں کہاں کہاں ہے وہ سب کچھ جو تجربات میں آگیا۔ تجربات کریں گے ناں ان شاء اللہ پھر آپ ان تجربات کو لکھ بھی لیں، دل پر بھی اور قلم سے بھی۔ یہ آپ کے کام آئیں گے کیونکہ آپ بار بار پڑھیں گے تو آپ کا ذہن آگے کام کرنے کے لئے Prepare ہو جائے گا ان شاء اللہ۔

آپ کو جو کام بہت زیادہ کرنے کی ضرورت ہے وہ اللہ تعالیٰ کی صفات کا علم حاصل کرنا ہے۔ آپ کی زندگی کا کوئی دن ایسا نہیں ہونا چاہئے جس میں آپ اللہ تعالیٰ کی صفات کے بارے میں باقاعدہ طور پر نہ پڑھیں۔ کچھ پڑھیں کچھ سنیں۔ ایسی اناشید (نظمیں) آپ کی Help کریں گی جن سے آپ کا دل جڑے گا، لگے گا ان شاء اللہ اور اللہ تعالیٰ کی حمد میں کچھ گنگنائیں۔ محبت میں گنگناہٹیں نہیں ہوتیں؟ پھر اس کا کلام پکڑیں۔ قرآن اللہ تعالیٰ کی باتیں ہے ناں۔ جس دن آپ کو یہ سمجھ آگئی ناں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے بات کی ہے تو آپ کی کیفیت بہت بدل جائے گی۔ پھر آپ قرآن کو نہیں چھوڑیں گے کیونکہ اپنے

محبوب کی باتیں تو عزیز ہوتی ہیں ناں۔ان باتوں کو انسان سنبھال کر رکھتا ہے،دل میں جگہ دیتا ہے،زندگی میں جگہ دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا کلام آپ کے لئے بہت خوبصورت سلسلہ ہے لیکن اگر آپ لوگ واقعتاً غوروفکر کرنا چاہتے ہیں تو سنیں زیادہ کیونکہ جو چیز انسان سنتا ہے ناں وہ اس کے قلب وذہن میں بس جاتی ہے اور اس کے لئے میں آپ کو ضرور Advice کرنا چاہوں گی کہ اچھی تلاوت سنیں۔دیکھیں یہ ایک طریقہ ہے اور خاص طور پر تلاوت میں جو پارے آپ نے ترجمہ وتفسیر سے پڑھ لئے ناں وہ تلاوت آپ کی زیادہ Help کرے گی انشاءاللہ۔آپ کو غوروفکر کرنے کا زیادہ موقع ملے گا۔طریقہ ہی اس کا یہی ہے۔

دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ کی صفات کے بارے میں سنیں۔آپ ویب سائٹ سے لیکچر ڈاؤن لوڈ کر لیں۔کتنی زیادہ Help ہوگی انشاءاللہ تعالیٰ۔اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات کے بارے میں سنیں اور ایسی چیزیں جو محبت دلوں کے اندر پیدا کریں جیسے ''اللہ کی محبت چاہیے''۔ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں زیادہ دیکھیں،سنیں اور شیئر بھی کریں اور ایسی Assignments کریں جن کی وجہ سے آپ کو زیادہ موقع ملے اور کچھ دیر کے لئے ذہن کو اس چیز کے لئے مختص کریں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو بھی نہیں سوچنا اور تلاوت سننے کا بہت زیادہ Effect ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے تذکرے کے علاوہ زیادہ باتیں نہ کریں۔اس سے دل مردہ ہو جاتا ہے۔یہ نبی ﷺ کا فرمان ہے۔اصل کام دل کی زندگی ہے جس کے لئے ورک کرنا ہے اور زندہ کرنے والا وہ ہے اللہ تعالیٰ کی ذات۔دل کی زندگی کے لئے وہ Help کرے گا اور ایمانی زندگی کے لئے تجربات آپ کو Help کریں گے ان شاءاللہ۔

جہاں کوئی اللہ تعالیٰ کی بات سننا نہ چاہے،اللہ تعالیٰ کی آیات کا مذاق اڑائے تو وہاں پر بہت زیادہ وقت نہیں لگانا چاہیے۔آپ کو جو چیز لوگوں کو سنانی چاہیے وہ Stories ہیں۔ واقعات کی وجہ سے لوگ زیادہ اچھا سیکھتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کی محبت کے واقعات اور ایسا واقعہ

جس میں تھوڑا ان کا Interest بھی ہو۔ اس میں لوگ بہت زیادہ محسوس نہیں کرتے اور اچھا Feel کریں گے۔ جن لوگوں کے بارے میں آپ محسوس کریں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بات نہیں سن رہے، اصل میں ان کا ذوق Develop نہیں ہوا۔ آپ دیکھئے آپ کا ذوق Develop کرنے کے لئے ہم نے محنت کی ہے تو اب آپ سنتے ہیں اللہ تعالیٰ کی باتیں، مزید آپ کو موقع ملے تو آپ سنیں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔ ابھی میں چاہتی ہوں کہ آپ Self Experience ضرور کریں، خود ذاتی طور پر تجربات کریں۔ زیادہ بہتر تجربات کریں ان شاء اللہ فائدہ ہوگا۔

آپ اس کتاب کے آڈیو اور ویڈیو کورس سے بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

اللہ تعالٰی کے ساتھ تعلق کا راستہ

اس سے محبت کا راستہ

اس سے امید باندھنے کا راستہ

اس سے خوف رکھنے کا راستہ

مصیبت میں صبر کرنے کا راستہ

اس کی خاطر، نعمت ملنے پہ شکر کا راستہ

اس کی خوشی کے لیے جینے اور اس کی خوشی کے لیے جانے کا راستہ

النور انٹرنیشنل

انسٹیٹیوٹ آف اسلامک ایجوکیشن اینڈ ریسرچ

لاہور، فیصل آباد، کراچی

 www.alnoorpk.com sales@alnoorpk.com Nighat Hashmi

 Nighat Hashmi Alnoor International +92 336 4033042/49